ڈاکٹر عبادت بریلوی

خطابت کا معجزہ

مسلمان طالب علم پاکستان کی تحریک میں پیش پیش تھے نیشنلسٹ مسلمانوں کا عام جلسوں میں تقریر کرنا مشکل تھا۔ لڑکے انھیں بولنے نہیں دیتے تھے جلسوں میں ہنگامہ ہو جاتا تھا۔ مجلس احرار اسلام کا مرکز تو لاہور تھا لیکن اس کے خطیب لکھنؤ تک پہنچتے تھے اور اپنی خطابت کے جوہر دکھاتے تھے۔ مجلس احرار کے ایسے خطیب اور مقرر کسی اور جماعت نے پیدا نہیں کئے۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا انور صابری جادو بیان مقرر تھے۔ لڑکوں کا یہ خیال تھا کہ اگر ان لیڈروں کو خطاب کرنے کا موقع مل گیا تو اس کا اثر (ان کے حق میں) اچھا نہیں ہو گا۔ عوام ان کی خطابت سے متاثر ضرور ہوں گے۔ ایک دفعہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری لکھنو آئے مجلس احرار کی طرف سے امین الدولہ پارک میں جلسہ ترتیب دیا گیا۔ جلسہ شروع ہو گیا۔ شاہ صاحب ذرا تاخیر سے جلسے میں آئے۔ ان کو دیکھتے ہی لڑکوں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اور کہا کہ مولانا! آپ ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔ آپ کی تقریر نہایت دل کش ہوتی ہے آپ اپنی اس ساحری سے رائے عامہ کو (ہمارے خلاف) متاثر کریں گے اس لئے ہم آپ کو تقریر نہیں کرنے دیں گے ہم مسلم لیگ اور پاکستان کے خلاف ایک لفظ سننا نہیں چاہتے۔

شاہ جی کہنے لگے: خدا کی قسم اگر دس منٹ میری تقریر سن لو تو میرے ساتھ ہو جاؤ گے۔

ایک لڑکے نے جواب دیا۔ "اسی لئے تو ہم آپ کو تقریر نہیں کرنے دیں گے۔ ویسے آپ کی تقریر سننے کو میرا بھی جی چاہتا ہے۔"

شاہ جی نے کہا۔ "اچھا میں سیاست پر تقریر نہیں کروں گا۔ صرف دینی معاملات پر بولوں گا۔"

یہ سن کر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے لڑکے شاہ جی کی تقریر سننے پر آمادہ ہو گئے۔

شاہ جی نے کلام پاک کی تلاوت ایسے لحن کے ساتھ کی کہ سماں بندھ گیا اور حاضرین جلسہ میں سے ہر شخص جھومنے لگا اور پھر وہ دینی معاملات پر تقریر کرنے لگے۔ تقریر تو دین اسلام کے مختلف اصولوں پر تھی لیکن اس میں قرآنی آیات کا ترجمہ، حدیثوں کا بیان، حافظ، سعدی، عرفی، نظیری، غالب اور مومن کے اشعار، حالی اور اقبال کی نظمیں، لطیفے اور خدا جانے کیا کیا کچھ شاہ جی نے اپنے خطاب میں پیش کیا۔ لوگ مسحور ہو گئے اور شاہ جی ساری رات تقریر کرتے رہے اور یک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ تقریر کیا تھی اچھی خاصی ساحری تھی۔ فجر کی اذان ہوئی تو شاہ جی نے اپنی تقریر ختم کی۔

میں بھی رات بھر ان کی تقریر سنتا رہا اور ان کی ساحرانہ خطابت نے کچھ ایسی لذت اور لطف و انبساط سے آشنا کیا جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ (یادِ عہد رفتہ، صفحہ ۱۷۸-۱۷۷)